اداریہ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی

توہین رسالت ﷺ کے قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرنے کا مطالبہ

امریکی ایوان نمائندگان میں 14 فروری 2002ء کو ایک قرارداد متعارف کرائی گئی جس کے تحت پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ توہین رسالت کے قانون اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی قانونی دفعات کو ختم کر دے۔ یہ مطالبہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف کے امریکی دورے کے موقع پر سامنے آیا۔ امریکی ایوان نمائندگان نے اس قرارداد کو کمیٹی برائے عالمی تعلقات کے سپرد کر دیا ہے۔ اس مطالبہ کے حوالہ سے معاصر انگریزی روزنامے ''دی نیوز'' نے اپنے نمائندے کے حوالے سے 18 فروری 2002ء کی اشاعت میں صفحہ اول پر جو خبر شائع کی اس کا خلاصہ یہ ہے:

امریکہ چاہتا ہے کہ احمدی مخالف قوانین اور توہین رسالت کا قانون ختم کیا جائے

امریکی ایوان نمائندگان میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ توہین رسالت کا قانون اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی قانونی دفعات ختم کرے۔ یہ قرارداد 14 فروری کو پیش کی گئی جب صدر جنرل پرویز مشرف امریکہ کے دورے تھے' قرارداد کے مطابق انسانی حقوق کی عالمی قرارداد کے آرٹیکل 18 کے تحت ہر فرد کو اپنے مذہب اور تاثرات پر اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے جبکہ اسے اپنے اعتقاد اور عقائد سمیت مذہب تبدیل کرنے کا بھی حق ہے اور وہ اس کے مطابق اپنے عقائد کا پرچار بھی کر سکتا ہے اور اس پر عمل بھی کر سکتا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ جنرل پرویز مشرف تحمل پسند' بردباری اور جدید اسلام سے متعلق اپنے تصورات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے توہین رسالت کے قانون کو واپس لیں' قرارداد میں زور دیا گیا کہ مارشل لاء آرڈیننس

XX آف 1984ء کو بھی ختم کیا جائے' جس کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا اور توہین رسالت کے قانون اور اس آرڈیننس کے تحت قید افراد کو رہا کیا جائے۔ قرارداد میں اس پر بھی زور دیا گیا کہ صدر آئین کی آٹھویں ترمیم جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتی ہے' اسے بھی ختم کریں۔ قرارداد اس بات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ پاسپورٹ کی درخواست پر سے مذہب کی شناخت کو ختم کیا جائے''۔

اس سے اگلے روز 19 فروری 2002ء کو اسی اخبار نے پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان کے حوالے سے صفحہ اول پر جو خبر شائع کی اس کا خلاصہ یہ ہے:

''مشرف حکومت کا کہنا ہے کہ اس کا توہین رسالت کے قانون یا آئین میں تبدیلی کر کے احمدیوں (قادیانیوں) کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے میں تبدیلی کا کوئی ارادہ نہیں' حکومت کے ایک سینئر ترجمان نے پیر کو ''دی نیوز'' کو بتایا کہ یہ طے شدہ معاملات ہیں جن کو حکومت از سر نو کھولنا نہیں چاہتی۔ ترجمان سے پوچھا گیا کہ کیا حکومت احمدیوں کے بارے میں دفعات اور توہین رسالت کے قوانین کو ختم کرنے کے لیے آئین میں ترمیم کا سوچ رہی ہے؟ تو ترجمان نے کہا کہ پاکستان میں ان حساس معاملات پر اتفاق رائے پایا جاتا ہے' گو کہ اسلام آباد مسلسل توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی دفعات کے حوالے سے دباؤ کا سامنا کر رہا ہے' ترجمان نے کہا کہ ان معاملات کی حساسیت سے قطع نظر سپریم کورٹ آف پاکستان نے حکومت کو آئین کی بنیادی ہیئت میں تبدیلی سے روک دیا ہے۔ صدر مشرف نے بارہا کہا ہے کہ حکومت پاکستان کے آئین کے حساس معاملات کو نہیں چھیڑے گی۔ صدر نے ایک سال قبل توہین رسالت کے قانون کے تحت مقدمات کے اندراج میں طریقہ کار کی تبدیلی کا عندیہ دیا تھا تاکہ اس قانون کو غلط استعمال نہ کیا جا سکے لیکن حکومت کو مذہبی گروپوں اور جماعتوں کی جانب سے ملک میں سخت ردعمل کے بعد اس کو ترک کر دینا پڑا۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے صحافیوں کو عام بریفنگ کے دوران بتایا کہ امریکی ایوان نمائندگان کی قرارداد پر کوئی ایکشن زیر غور نہیں''۔

توہین رسالت کے قانون اور قادیانی مخالف قوانین کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے ہمیں تاریخ کے جھروکوں میں جھانکنا پڑے گا اور علمائے اسلام اور مورخین سے یہ دریافت کرنا پڑے گا کہ اسلام میں ان قوانین کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟ اور ماضی میں اس حوالے سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور

آپؐ کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کے دور سے امت کا تعامل کیا چلا آ رہا ہے؟ جب ہم تاریخ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کرنا شروع کر دیا۔ آپؐ کی شان میں گستاخیاں کرنا تو ان کا روزمرہ کا معمول تھا۔ یہ سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے آنا پڑا۔ مدینہ منورہ میں یہود کا خاصا اثر تھا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باسعود کی برکت سے مدینہ طیبہ میں اسلام کی اشاعت بڑھ گئی اور لوگ جوق در جوق اسلام لانے لگے تو ان کی رگ شرارت پھڑکی اور ان میں کے بعض افراد نے بھی نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہود بھی نبی خاتم کے آنے کا عقیدہ رکھتے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اس نبی خاتم کا ظہور بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسمٰعیل میں ہوا ہے تو وہ جذبۂ عصبیت سے مغلوب ہو کر اس نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور ان کی شان میں گستاخی پر اتر آئے۔ توہین رسالت کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کے تدارک کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود کعب بن اشرف' ابو رافع' عقبہ بن ابی معیط سمیت متعدد گستاخان رسول کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ ان کے علاوہ دیگر کئی افراد بھی توہین رسالت کے جرم میں دور رسالت میں صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوئے۔ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ان دس پندرہ افراد کے جو توہین رسالت کے جرم کے مرتکب ہو چکے تھے' باقی تمام افراد کو عام معافی دے دی۔ جبکہ ان دس پندرہ افراد کے بارے میں آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں قتل کر دیا جائے خواہ وہ غلاف کعبہ میں چھپے ہوئے ہوں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توہین رسالت کے جرم کے مرتکب کو کسی صورت امن نہیں مل سکتا۔ حتیٰ کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود اس جرم کے مرتکب افراد کو قتل کرنے کے احکامات جاری فرمائے۔ لہذا توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم یا اس قانون کو ختم کرنا یا واپس لینا اسلامی احکامات کی صریح خلاف ورزی ہوگا۔

جہاں تک قادیانیوں کے حوالے سے قانونی دفعات امتناع قادیانیت آرڈیننس' آئین میں آٹھویں ترمیم وغیرہ کا تعلق ہے' اس کے لیے ہم صرف یہ بتا دینا کافی سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی نبوت کو کافر قرار دیا اور خود مدعی نبوت کے قتل کے احکامات جاری فرمائے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت فیروز دیلمیؓ نے مدعی نبوت اسود عنسی کو واصل جہنم کیا۔ آپؐ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ نے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب' طلیحہ' سجاح اور ان کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کیا اور ان کا قلع قمع کیا' اور کسی قیمت پر ان سے صلح کرنا منظور نہ کیا۔ اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کی رواداری کا مظاہرہ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا' قادیانیوں نے اسے نبی' مسیح' ملہم' مجدد' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز اور نہ معلوم کیا کیا مان لیا' اور جو لوگ مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت پر ایمان نہ لائے انہیں خود مرزا اور اس کی ذریت نے کافر' ولد الزنا جیسی غلیظ اور مکروہ گالیوں سے

نوازا۔ انبیاء کرام بھی مرزا غلام احمد کی بدزبانی سے محفوظ نہ رہ سکے جس کی ایک ادنیٰ مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی گستاخیاں ہیں' جنہیں پڑھنے کے بعد ہر ذی ہوش انسان ایسے بدکردار اور بدبخت شخص کے وجود کو خدا کی دھرتی پر بوجھ سمجھتا ہے۔ خدا لگتی کہئے کہ ایسے افراد کے خلاف توہین رسالت کا قانون اور نبوت کے جھوٹے مدعی مرزا غلام احمد قادیانی کے حوالے سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ترامیم انصاف پر مبنی نہیں تو اور کیا ہیں؟ خصوصاً جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرامؓ ائمہ دین' مجتہدین' محدثین اور علمائے امت میں ان مسائل پر کسی قسم کا کوئی اختلاف نظر نہیں آتا اور وہ گستاخ رسول کے قتل اور مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے کفر پر متفق ہیں۔ آج چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی ان دونوں مسائل میں امت مسلمہ کا وہی عقیدہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور توہین رسالت کے مجرم اور مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے خلاف امت آج بھی وہی فتویٰ دیتی اور اس پر عمل کرتی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے افراد کے بارے میں دیا تھا اور اپنے صحابہ کے ذریعے سے جس پر عمل کروایا تھا۔ ہماری اس بارے میں یہ رائے ہے کہ حکومت کو ہر قیمت پر ان دونوں قوانین سمیت تمام اسلامی قوانین کا دفاع کرنا چاہیے اور اس حوالے سے کسی قسم کے بیرونی دباؤ کو ہرگز قبول نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! یہ دباؤ انہی ممالک کی طرف سے ڈالا جا رہا ہے جن میں شائع ہونے والے رسالے کی 11 فروری 2002ء کی اشاعت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر چھاپنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے جس کا قرض اتارنا ابھی باقی ہے۔ اگر آج آپ نے ان کے دباؤ کو قبول کر لیا تو کل یہ آپ کے دین اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تضحیک کا کھلا نشانہ بنانے سے بھی نہیں چوکیں گے۔ اس لیے اپنے عقائد کے تحفظ اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے جم جائیے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور انؐ کی رسالت کے متوازی قادیانی رسالت کا سکہ چلانے کی کوششوں کا کھل کر مقابلہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اس مشن میں ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔